بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادھار خرید و فروخت میں مدت ذکر نہ کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بکر نے زید سے کپڑا مخصوص و متعین قیمت پر خریدا، ایجاب و قبول میں قیمت کی ادائیگی کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی، عقد مکمل ہونے پر زید نے قیمت کا مطالبہ کیا تو بکر نے کہا کہ چند دن میں ادا کرتا ہوں، زید نے اوکے کر دیا، جب، دو دن گزرے تو زید نے بکر سے رقم کا مطالبہ کیا، بکر نے کہا کہ ایک ہفتے بعد دے دوں گا، زید نے کہا اگر ہفتے بعد رقم نہ ملی تو جو رقم ہفتے بعد اس کپڑے کی مارکیٹ میں ہوگی، وہ آپ سے لوں گا۔ بکر نے اس بات کو قبول نہیں کیا، اب ہفتے بعد بکر 75 فیصد رقم، زید کو دے رہا ہے لیکن زید لینے سے انکار کرتا ہے، زید کہتا ہے کہ اس وقت جو مارکیٹ میں کپڑے کی قیمت ہے، وہ ادا کرو جبکہ بکر کا کہنا ہے کہ آپ سے جب کپڑا خریدا تھا، اس وقت جو رقم طے ہوئی تھی، صرف وہی دینی ہے۔ شرعی رہنمائی فرمائی جائے کہ اس کا کیا حل ہوگا؟

جواب

صورت مسئولہ میں مدت کا ذکر کیے بغیر جو بیع کی گئی، وہ نقد بیع ہوئی، جس میں بیچنے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ جب چاہے قیمت کا مطالبہ کرے اور جب تک قیمت وصول نہ ہو جائے، اس وقت تک مبیع (بیچی گئی چیز) خریدار کے سپرد نہ کرے لیکن اسے یہ حق نہیں ہے کہ عقد میں جتنی قیمت طے ہوئی تھی، اس سے زائد کا مطالبہ کرے۔ اگر ہفتہ بعد قیمت نہ دینے کی بناء پر زائد لے گا تو یہ جرمانہ ہے اور جرمانہ لینا، ناجائز و حرام ہے۔

نیز عقد مکمل ہو جانے کے بعد، جو قیمت کی ادائیگی کے لیے چند دن مقرر کیے گئے، اس سے عقد فاسد نہیں ہوا کیونکہ چند دن کی مدت، فی نفسہ اگرچہ مجہول ہے لیکن عقد کے بعد ذکر ہونے کی وجہ سے اصل عقد پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

نوٹ: یہ خیال رہے کہ بلاوجہ شرعی مالک کی اجازت کے بغیر دین کی ادائیگی میں تاخیر کرنا شرعاً ممنوع و گناہ ہے اور بلاوجہ شرعی وعدے سے پھرنا بھی ممنوع و مکروہ ہے اور اگر وعدہ کرتے وقت ہی دل میں ہو کہ پورا نہیں کرنا تو حرام ہے۔ بکر کو چاہیے کہ فوراً مکمل رقم ادا کرے اور تاخیر کی زید سے بھی معافی مانگے اور اللہ تعالی کے حضور بھی معافی طلب کرے اور آئندہ ایسا کرنے سے باز رہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور عہد پورا کرو، بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل، پ 15، آیت 34)

درمختار میں ہے "(ولو) (باع مطلقا عنها) أي عن هذه الآجال (ثم أجل الثمن) الدين،۔۔۔ (إليها صح) التأجيل "ترجمہ : اور اگر عقد بیع میں ان مجہول مدتوں کا ذکر نہ ہوا پھر بعد میں ثمن کی ادائیگی کے لیے ان مجہول مدتوں کو ذکر کیا تو یہ مدت مقرر کرنا درست ہے ۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے : "(قوله ولو باع إلخ) أفاد أن ما ذكر من الفساد بهذه الآجال إنما هو إذا ذكرت في أصل العقد، بخلاف ما إذا ذكرت بعده كما لو ألحقا بعد العقد شرطا فاسدا، ويأتي تصحيح أنه لا يلتحق "ترجمہ : مصنف نے اپنے اس قول سے اس بات کا افادہ کیا ہے کہ ان مجہول مدتوں کی وجہ سے عقد کے فاسد ہونے کی جو بات مذکور ہوئی ، یہ اسی صورت میں ہے جبکہ ان کو اصل عقد میں ذکر کیا جائے برخلاف اس صورت کے کہ جب ان کو عقد کے بعد ذکر کیا جائے (تو اس صورت میں عقد فاسد نہیں ہوگا) جیسا کہ اگر عاقدین عقد کے بعد شرط فاسد کو ذکر کریں اور آگے آئے گا کہ صحیح یہی ہے کہ عقد کے بعد ذکر کی جانے والی شرط فاسد عقد کے ساتھ لاحق نہیں ہوتی ۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع ، ج 07، ص 279، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے " بیع ایجاب وقبول سے تمام ہوجاتی ہے ، چیز بائع کے ملک سے نکل کر مشتری کی ملک میں داخل ہوجاتی ہے ہاں پہلے مشتری کو چاہیئے کہ ثمن ادا کرے ، بائع کو اختیار ہے کہ جب تک ثمن نہ لے مبیع سپرد نہ کرے لیکن اگر اس نے بعض یا کل ثمن لینے سے پہلے مبیع اس کے قبضہ میں دے دی تو اس سے جو کچھ منافع حاصل ہوں ملک مشتری ہیں مشتری کے لئے حلال ہیں ۔ ۔ ۔ اور بد اقراری کے معاوضہ میں کچھ روپیہ جرمانہ لینا بائع کو حرام ہے ۔ "(فتاوی رضویہ ، ج 17 ، ص 89، رضا فاونڈیشن ، لاہور)

بہار شریعت میں ہے " بیع میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ادائے ثمن کے لیے کوئی مدت مقرر ہوتی ہے اور کبھی نہیں اگر مدت مقرر نہ ہو تو ثمن کا مطالبہ بائع جب چاہے کرے اور جب تک مشتری ثمن نہ ادا کرے مبیع کو روک سکتا ہے اور دعویٰ کر کے وصول کر سکتا ہے ۔ " (بہار شریعت ، ج 02، حصہ 11 ، ص 712، مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں دین کی ادائیگی کے حوالے سے ہے "جو دے سکتا ہے اور بلا وجہ لیت ولعل کرے وہ ظالم ہے اور اس پر تشنیع و ملامت جائز۔ "(فتاوی رضویہ ، ج 23، ص 586، رضا فاونڈیشن ، لاہور)

وعدے کے حوالے سے فتاوی رضویہ میں ہے "ایفائے وعدہ شرعا محبوب اور خلف وعدہ ناپسند و مکروہ ۔ "(فتاوی رضویہ ، ج 11، ص 176 ، رضا فاونڈیشن ، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "اگر وعدہ سرے سے صرف زبانی بطور دنیا سازی کیا اور اُسی وقت دل میں تھا کہ وفا نہ کریں گے تو بے ضرورتِ شرعی وحالتِ مجبوری سخت گناہ وحرام ہے ایسے ہی خلافِ وعدہ کو حدیث میں علاماتِ نفاق سے شمار کیا ۔ "(فتاوی رضویہ ، ج 12، ص 281، رضا فاونڈیشن ، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11008

تاریخ اجراء: 04جمادی الاولی1443ھ/09دسمبر2021ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net